ضمیمہ A

ATT کی ہمہ گیریت کی ٹول کٹ

ANNEX A

ATT UNIVERSALIZATION TOOLKIT

ضمیمہ A

ATT کی ہمہ گیریت کی ٹول کٹ

1- یہ ٹول کٹ کس کے لیے تشکیل دی گئی ہے؟ 2
2- ATT کیا ہے؟ 2
2.1- یہ معاہدہ کس بنا پر منظور کیا گیا؟ 2
2.2- معاہدے کی منظوری اور اس کا نفاذ 2
2.3- ATT میں کتنے ممالک فریق بن چکے ہیں؟ 3
3- ATT کی ہمہ گیریت کس بنا پر اہم ہے؟ 3
4- اس معاہدے میں شمولیت کے کیا فوائد ہیں؟ 4
4.1- شفافیت 4
4.2- امن اور تحفظ 4
4.2.1- انسانی سلامتی 4
4.2.2- قومی سلامتی 5
4.2.3- علاقائی سلامتی 5
4.3- انسانی حقوق 5
4.4- پائیدار ترقی 5
4.5- تجارت کی ضابطہ سازی اور تجارت کے معیارات میں بہتری 6
4.6- دیگر دستاویزات کے ساتھ ہم آہنگی 6
5- ممالک کو اس معاہدے میں شمولیت کے ضمن میں کن مسائل کا سامنا ہے؟ 6
6- تواتر سے پوچھے جانے والے سوالات 7
6.1- یہ معاہدہ عالمی سطح پر اسلحے کی تجارت میں کیا تبدیلی لا رہا ہے؟ 7
6.2- ان ممالک کی صورت حال کیا ہے جو تاحال معاہدے میں فریق نہیں بنے؟ 7
6.3- اس معاہدے کا دائرہ عمل کیا ہے؟ 8
6.3.1- کس قسم کے ہتھیار ATT کے تحت آتے ہیں؟ 8
6.3.2- کس قسم کی منتقلی ATT کے تحت آتی ہے؟ 8
6.4- ہم یہ یقین دہانی کیسے حاصل کر سکتے ہیں کہ معاہدے کے شریک ممالک معاہدے کی پاسداری کریں؟ 9
6.5- کیا یہ معاہدہ فریق ممالک کو ہتھیاروں کی درآمد سے روکتا ہے؟ 9
6.6- سماجی تنظیمیں اس معاہدے کے نفاذ میں کیا کردار ادا کر سکتی ہیں؟ 10

1۔ یہ ٹول کٹ کس کے لیے تشکیل دی گئی ہے؟

ہمہ گیریت کی یہ ٹول کٹ معاہدے کی ہمہ گیریت کے فعال گروہ (WGTU) کی طرف سے تیار کی گئی ہے۔ یہ ٹول کٹ ایک فوری دستاویز ہے جو ATT کی ہمہ گیریت کے فروغ کے خواہش مندوں کی معاونت کے لیے تشکیل دی گئی ہے یعنی مختلف ممالک، ATT کا دفتری عملہ، سماجی تنظیمیں وغیرہ۔ یہ ٹول کٹ CSP4 کے فیصلوں اور سفارشات کے ساتھ ساتھ ATT کے فعال گروہوں کے اجلاسوں میں فریق ممالک کے درمیان بحث مباحثے اور تبادلہ خیالات کے دوران ان کی طرف سے پیش کی جانے والی معلومات اور تجربات کی بنیاد پر تیار کی گئی ہے۔

2۔ ATT کیا ہے؟

معاہدہ برائے تجارت اسلحہ (ATT) ایک بین الاقوامی معاہدہ ہے جو روایتی ہتھیاروں کی تجارت کو ضابطے میں لاتا ہے اور ہتھیاروں کی ترسیل سے متعلق اعلیٰ ترین بین الاقوامی معیارات کو عمل میں لاتے ہوئے روایتی ہتھیاروں کی غیر قانونی تجارت اور ناجائز منتقلی کے خاتمے اور اس کے انسداد کی سعی کرتا ہے۔

اس معاہدے کا ہدف جیسا کہ شق نمبر 1 میں بیان ہوا ہے، یہ ہے کہ:

- روایتی ہتھیاروں کی بین الاقوامی تجارت کو ضابطے میں لانے یا موجود ضابطے کو بہتر بنانے کے لیے اعلیٰ ترین مشترکہ بین الاقوامی معیارات قائم کرنا؛
- روایتی ہتھیاروں کی غیر قانونی تجارت کا خاتمہ اور انسداد کرنا اور ان کی ناجائز منتقلی کا انسداد کرنا۔

جس کا مقصد یہ ہے کہ:

- بین الاقوامی اور علاقائی امن، تحفظ اور استحکام کے قیام میں اپنا حصہ شامل کیا جائے؛
- انسانی المناکی کو کم کیا جائے؛
- روایتی ہتھیاروں کی بین الاقوامی تجارت میں فریق ممالک کے درمیان باہمی اعتماد کی فضا پیدا کر کے تعاون، شفافیت اور ذمہ دارانہ اقدامات کو فروغ دیا جائے۔

"اس سے اسلحے کی عالمی تجارت میں ذمہ داری، احتساب اور شفافیت لانے میں ہماری مشترکہ کوششوں کا ایک نیا باب کھلتا ہے۔" (بان کی مون)[1]

ATT بین الاقوامی اور علاقائی امن، تحفظ اور استحکام، انسانی دکھ درد میں کمی اور تعاون، شفافیت اور ذمہ دارانہ اقدامات کے فروغ میں حصہ ڈالتا ہے۔

2.1۔ یہ معاہدہ کس بنا پر منظور کیا گیا؟

یہ معاہدہ اس بنا پر منظور کیا گیا کہ اقوام متحدہ کے رکن ممالک نے یہ محسوس کیا کہ

'روایتی ہتھیاروں کی درآمد، برآمد اور منتقلی کے مشترک بین الاقوامی معیارات کی غیر موجودگی تنازعات، عوام کے بے گھر ہونے، جرائم اور دہشت گردی کا ایک اہم عامل ہے جو امن، مفاہمت، حفاظت وتحفظ، استحکام، اور پائیدار ترقی کے عمل کو کمزور کرتا ہے' (قرارداد نمبر 61/89 کا پیراگراف نمبر 9 بابت ایک معاہدہ برائے تجارت اسلحہ: روایتی ہتھیاروں کی درآمد، برآمد اور منتقلی کے مشترک بین الاقوامی معیارات قائم کرنے کے لیے)۔[2]

2.2۔ معاہدے کی منظوری اور اس کا نفاذ

---

[1] ۔ 23 دسمبر 2014 کو معاہدہ برائے تجارت اسلحہ کے نافذ العمل ہونے کے موقع پر سیکرٹری جنرل کا بیان۔
<https://www.un.org/sg/en/content/sg/statement/2014-12-23/statement-secretary-general-entry-force-arms-trade-treaty>

[2] ۔ اقوام متحدہ کی قرارداد جو جنرل اسمبلی سے 18 دسمبر 2006 کو منظور ہوئی، A/RES/61/89، اکسٹھواں سیشن، ایجنڈے کی شق نمبر 90
<http://www.un.org/en/ga/search/view_doc.asp?symbol=A/RES/61/89&Lang=E>

یہ معاہدہ02اپریل 2013 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد میں منظور کیا گیا اور 24 دسمبر 2014 کو نافذ العمل ہوا، اور یہ روایتی ہتھیاروں کے تبادلات کی نگرانی کرنے والا اور انھیں قانونی پابندی میں لانے والا پہلا عالمی معاہدہ قرار پایا۔

2.3-ATT میں کتنے ممالک فریق بن چکے ہیں؟

اس مرحلے پر، 100 سے زیادہ ممالک اس معاہدے کے فریق ممالک کی فہرست میں شامل ہو چکے ہیں اور دیگر نے اس پر دستخط کر دیے ہیں تاہم تاحال اس کی باقاعدہ توثیق نہیں کی۔

ATT میں شریک ممالک کی تازہ ترین صورت حال، جس میں علاقائی جائزہ بھی شامل ہے، ATT کی ویب سائٹ پر اس لنک پر دستیاب ہے:

https://www.thearmstradetreaty.org/treaty-status.html?templateId=209883

3- ATT کی ہمہ گیریت کس بنا پر اہم ہے؟

معاہدے کی شق نمبر 17(4)(b) میں بیان کیا گیا ہے کہ فریق ممالک کی کانفرنسوں کے رسمی اجلاسوں میں کن امور پر غور کرنا لازم ہو گا۔ شق نمبر 17(4)(b) میں خاص طور پر یہ شرط موجود ہے کہ فریق ممالک کی کانفرنسیں "اس معاہدے کے روبہ عمل آنے اور اس کے نفاذ کے ضمن میں، خاص طور پر اس کی ہمہ گیریت کے فروغ کے لیے سفارشات کو زیرغور لائیں گی اور منظور کریں گی"۔ معاہدے کا متن جس کا اقتباس درج کیا گیا ہے، معاہدے کی ہمہ گیریت کے فروغ کو ایک بنیادی عنصر کی حیثیت دیتا ہے جو فریق ممالک کی کانفرنسوں میں اپنی اہمیت کے سبب زیر نظر رہے گا۔ درحقیقت معاہدے کی ہمہ گیریت ایسا تزویراتی عمل ہے جس کے لیے CSP3 نے ایک معاہدے کی ہمہ گیریت کا فعال گروہ (WGTU) قائم کیا جس کو یہ ذمہ داری تفویض کی گئی کہ وہ معاہدے کی ہمہ گیریت کے عمل کو فروغ دے تاکہ 'معاہدے کی ہمہ گیریت کے مقاصد کو عملی شکل دینے کے لیے مخصوص سرگرمیاں اور اہداف تشکیل دیے جائیں'۔

معاہدے کی 'ہمہ گیریت' میں معاہدے کی رکنیت میں اضافہ کرنا شامل ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ہر ممکن حد تک فریق ممالک اس میں شامل ہو جائیں۔ اگرچہ معاہدے کے متن میں 'ہمہ گیریت' کے معنی متعین نہیں کیے گئے، تاہم اس کے معنی کی عملی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ معاہدے کے نفاذ کے دائرے کو وسیع کیا جائے۔ اس امر کی بہت اہمیت ہے کہ ممکن حد تک زیادہ سے زیادہ ممالک ATT کے فریق بن سکیں کیونکہ کوئی بھی بین الاقوامی ضابطے کا نظام صرف اسی صورت میں روبہ عمل لایا جاسکتا ہے اگر ممالک کی کافی تعداد اس کی رکن ہو۔ اس بات کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ کچھ محتاط برآمد کنندہ ممالک اسلحے کی منتقلی میں ملوث خطرات کا جائزہ لیں۔ غیر قانونی اسلحے کا کھوج وہاں بھی لگایا جاسکتا ہے جہاں ضابطے موجود نہیں ہیں۔

عملی طور پر صرف چند ہی معاہدات ایسے ہیں جس کے فریق دنیا کے تمام ممالک ہیں۔ لہٰذا کتنے اور کس قسم کے ممالک ہیں جن کے بارے میں ہمیں ATT کے تناظر میں ہمہ گیریت کی ضرورت ہے؟ جون 2018 میں، ATT کے سیکرٹیریٹ نے تجزیہ کیا کہ اسلحے کے کونسے 50 سب سے بڑے برآمد اور درآمد کنندہ ممالک ہیں جو اس معاہدے کا حصہ ہیں۔ نتائج یہ سامنے آئے کہ زیادہ تر برآمد کنندہ ممالک نے معاہدے کی رکنیت حاصل کرلی ہے- دنیا کے سرِفہرست برآمد کنندہ ممالک کا 73 فیصد، جو اسلحے کی کل برآمدات کا 71 فیصد ہیں، یا تو معاہدے کے فریق ممالک ہیں یا اس پر دستخط کر چکے ہیں۔ اسلحے کے سرِفہرست درآمد کنندہ ممالک میں صرف 53 فیصد ہیں، جو اسلحے کی کل برآمدات کا 36 فیصد ہیں، جو معاہدے کے فریق ممالک ہیں یا اس پر دستخط کر چکے ہیں۔ ہمہ گیریت کے لیے ابھی مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک خیال اس طرف بھی جاسکتا ہے کہ جب کافی تعداد میں ممالک موجود ہیں جو معاہدے کا حصہ ہیں اور اس معاہدے کا نفاذ کر رہے ہیں جس سے معاہدے کے اصول معمول کا حصہ بن چکے ہیں حتیٰ کہ ان ممالک میں بھی جو معاہدے کا حصے نہیں ہیں۔ ہمہ گیریت میں غالباً تعداد کا سوال نہیں، بلکہ اس سے زیادہ یہ کسی ملک کے رویے پر منحصر

ہے۔

4۔ اس معاہدے میں شمولیت کے کیا فوائد ہیں؟

ATT کا مقصد، جیسا کہ شق نمبر 1 میں طے کیا گیا ہے (اور اس دستاویز کے سیکشن 1 میں بھی) مثبت نتائج کا تقاضا کرتا ہے، جو معاہدے کے مقصد میں بیان کیے گئے ہیں۔ معاہدے میں شمولیت کا مطلب ایک عالمی برادری کا حصہ بنتا ہے جو ATT کی شرائط کا نفاذ کرتی ہے؛ دنیا کے ممالک کی ایک ایسی برادری جو روایتی ہتھیاروں کی تجارت ایک مؤثر ضابطے کے تحت اس مقصد کے لیے کرتی ہے جو شق نمبر 1 میں بیان ہوا ہے۔

4.1۔ شفافیت

ATT معاہدے کے نفاذ سے متعلق ابتدائی رپورٹ کے ذریعے اور منتقلی سے متعلق سالانہ رپورٹ کے ذریعے اور اس کے ساتھ ساتھ معلومات کے رضاکارانہ تبادلے کے ذریعے شفافیت کو فروغ دیتا ہے۔

ATT فریق ممالک کو موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ دوطرفہ اور کثیر فریقی سطح پر رابطے کے شفاف راستے کھولیں۔ اس سے مدد ملے گی کہ

- باہمی دلچسپی کے امور کا تعین ہو سکے؛
- باہمی اعتماد استوار ہو؛
- تجارت کے معیارات کو مستحکم بنانے میں معاونت ہو سکے؛
- معاہدے کی پاسداری کا جائزہ لینے میں سہولت فراہم ہو؛
- اسلحے کی منتقلی کے رجحانات کا تعین ہو سکے؛
- ایک گہری نظر ڈالی جا سکے کہ فریق ممالک معاہدے کا نفاذ کس طرح کرتے ہیں اور بہترین اقدامات کا تعین ہو سکے؛
- بین الاقوامی تعاون میں سہولت ہو؛ اور
- وسائل رکھنے والے ممالک کو ایسے ممالک کے ساتھ جوڑا جا سکے جن کو مدد کی ضرورت ہو۔

وقت ایسا ہے کہ تمام قومیں اپنی قومی سلامتی سے متعلق خدشات کا شکار ہیں۔ ATT اس معاملے کو یوں مدِ نظر رکھتا ہے کہ یہ فریق ممالک کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنی سالانہ رپورٹوں میں اقتصادی اعتبار سے حساس یا قومی سلامتی سے متعلق معلومات کو شامل نہ کریں یا / اور اپنی رپورٹیں صرف فریق ممالک کو فراہم کریں اور عوامی سطح پر عام نہ کریں۔

4.2۔ امن اور سلامتی

4.2.1۔ انسانی سلامتی

جیسا کہ ATT کے ابتدائیے میں تسلیم کیا گیا ہے، روایتی ہتھیاروں کی غیر قانونی اور بے ضابطہ تجارت کے سلامتی، سماجی، معاشی اور انسانی حوالے سے منفی اثرات ہیں۔ اسلحے کی دستیابی اور غلط استعمال جنگی یا غیر جنگی صورت حال میں انسانی سلامتی پر بالواسطہ اور بلاواسطہ اثرات کا حامل ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس سے جانی نقصان یا زخمی ہونے کی صورت پیدا ہو سکتی ہے، بلکہ آگے چل کر اس سے شہری آبادی کے بے گھر ہونے؛ صحت کی سہولتوں تک رسائی ختم ہونے؛ تعلیم اور خوراک کے تحفظ؛ اور اس صورت حال کا شکار افراد اور ان کے اہل خانہ کے لیے نفسیاتی اور معاشی مسائل بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

غیر قانونی اسلحے اور گولہ بارود کی جمع آوری اور تقسیم مسلح تنازعات کو طویل کر سکتی ہے اور تنازعے کے ختم ہونے کے بعد بھی شہری آبادی کو دیر تک ہراس کا شکار رکھ سکتی ہے۔

ATT انسانی سلامتی میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔ شق نمبر (3)6 فریق ممالک پر پابندی لگاتی ہے کہ وہ روایتی ہتھیاروں کی کسی بھی منتقلی کی اجازت نہیں دیں گے،

"اگر اجازت دیتے وقت اس بات کا علم ہو کہ یہ اسلحہ یا دیگر اشیا کسی قتل عام کے لیے، انسانیت کے خلاف کسی جرم کے لیے، 1949 کے جنیوا معاہدے کی شدید خلاف ورزی میں، شہری اہداف کو براہِ راست نشانہ بنانے کے لیے یا دیگر جنگی جرائم جو ان بین الاقوامی معاہدوں میں بیان ہوئے ہیں جن کا یہ ملک حصہ ہے، استعمال کیے جاتے ہیں۔"

4.2.2۔ قومی سلامتی

یہ معاہدے اس امر میں بھی کردار ادا کر سکتا ہے کہ یقینی بنائے کہ دستیاب اسلحہ ذمہ دار افراد کے قبضے میں رہے اور جرائم پیشہ تنظیموں تک اسلحے کی ترسیل کو کم سے کم کیا جائے۔

غیر قانونی اسلحے کی موجودگی قومی سلامتی کے شعبے اور مسلح افواج اور قانون نافذ کرنے والے افراد کی مؤثر ملکی سلامتی فراہم کرنے کی صلاحیت کے لیے مسائل پیدا کر سکتی ہے۔

معاہدے کی پاسداری سے قومی نظاموں میں موجود خلا کا تعین کیا جاسکے گا جس سے ممالک کو موقع ملے گا کہ وہ اس خلا کا تجزیہ کریں اور اگر ضرورت ہو تو مالی یا تکنیکی معاونت حاصل کرنے کی سعی کریں، تاکہ یہ خلا دور کر کے وہ اسلحے کو کنٹرول کرنے کے اپنے نظام کو مضبوط اور جامع بنا سکیں۔

معاہدے میں یہ بھی واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اس کا اطلاق اسلحے کی کسی ایسی بین الاقوامی نقل و حرکت پر نہیں ہو تا جو کوئی فریق ملک خود یا اپنی طرف سے کسی اور کے ذریعے کرے جس میں اسلحہ فریق ملک کی ملکیت میں رہے۔ اس لیے تعینات دستوں کو آلات کی فراہمی معاہدے کی رو سے 'منتقلی' قرار نہیں پاتی اور اس کے لیے خدشے کے جائزہ کی کسی رپورٹ کی ضرورت نہیں، بشرطیکہ یہ اسلحہ مذکورہ مشن کے مکمل ہونے کے بعد کسی کو منتقل نہ کر دیا جائے (یا وہیں چھوڑ نہ دیا جائے)۔

4.2.3۔ علاقائی سلامتی

ATT سرحد کے آر پار اسلحے اور گولا بارود کی غیر قانونی ترسیل کو روکنے میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے جس کے نتیجے میں روایتی ہتھیاروں کے باعث علاقائی سلامتی کے لیے خطرہ بننے والے عدم استحکام کے اثرات کم ہو سکتے ہیں۔

یہ معاہدہ تعاون، شفافیت اور ذمہ دارانہ مشترکہ اقدامات کو بھی فروغ دیتا ہے اور ایک لائحہ عمل فراہم کرتا ہے جو اسلحے کی بے ضابطہ منتقلی اور غیر قانونی تجارت کا مقابلہ کرنے کے لیے موجود علاقائی لائحہ عمل کو مزید مستحکم کرے۔

4.3۔ انسانی حقوق

شق نمبر 6 اور 7 کی شمولیت کے ساتھ، ATT کے فریق ممالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ بین الاقوامی انسانی حقوق اور بین الاقوامی انسانی قوانین کو اسلحے کی منتقلی کے اپنے فیصلوں میں مرکزی جگہ دیں۔ شق نمبر 7 کے تحت فریق ممالک، کم سے کم، روایتی ہتھیاروں، گولا بارود، یا جنگی آلات کے ایسے حصے یا اجزا جن کا ذکر معاہدے کی شق (1)2، 3 اور 4 میں کیا گیا ہے، کی کسی بھی منتقلی کی اجازت دینے سے قبل خطرات کے تجزیے کے پیمانے لاگو کریں گے اور ایسی برآمدات سے انکار کریں گے جہاں اس بات کا شدید خدشہ ہو کہ برآمد کیے جانے والے ہتھیار بین الاقوامی انسانی حقوق یا بین الاقوامی انسانی قوانین سے خطرناک انحراف میں استعمال ہو سکتے ہیں۔

ATT بین الاقوامی انسانی قوانین کو تقویت دیتا ہے اور خدشات کے تجزیے کے عمل کے ذریعے انھیں مزید مستحکم بناتا ہے اس امر کو یقینی بناتے ہوئے کہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیارات کا احترام کیا جائے، انھیں نافذ کیا جائے اور روایتی ہتھیاروں کی تجارت میں ان کا اطلاق کیا جائے۔

یہ معاہدہ تنازعات اور مسلح تشدد سے بچوں اور عورتوں پر مرتب ہونے والے منفی اثرات پر بھی توجہ دیتا ہے۔ صنفی امتیاز پر مبنی تشدد کے معاملے کو صراحت کے ساتھ خدشات کے تجزیے کے پیمانے کے ضمن میں اجاگر کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو شق (4)7)۔

4.4۔ پائیدار ترقی

ATT پائیدار ترقی کا ہدف (SDG) حاصل کرنے میں میں بھی کردار ادا کر سکتا ہے 16.3 ('پیسے اور اسلحے کے ناجائز لین دین میں قابل لحاظ حد تک کمی کرنا '2030 تک)؛ SDG 5.2 (عورتوں اور بچیوں کے خلاف ہر قسم کے تشدد کا خاتمہ کرنا)؛ اور SDG 11 (اس کا مقصد ہے کہ شہروں کو محفوظ، مکمل، مستحکم اور پائیدار بنایا جائے)۔ ATT کا نفاذ کس طور پر SDG کے نفاذ اور اس کی تائید میں مددگار ہو سکتا ہے، یہ وہ بنیادی معاملہ ہے جس کے بارے میں ATT کے تمام فعال گروہوں کو یہ کام سونپا جاتا ہے کہ وہ اسے اپنی بحث و تمحیص میں شامل کریں۔

معاہدے کی شقیں جو شفافیت، ریکارڈ رکھنے اور رپورٹ بھیجنے، معلومات کی فراہمی، اور بین الاقوامی معاونت کے بارے میں ہیں، ان سے بھی SDG کے ہدف 16.a کے حصول میں مدد ملے گی جس کا تقاضا ہے کہ "خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں ہر سطح پر صلاحیتوں میں اضافے کے لیے متعلقہ قومی اداروں کو مضبوط بنانا، جس میں بین الاقوامی معاونت بھی شامل ہو تا کہ تشدد کا خاتمہ کیا جاسکے اور دہشت گردی اور جرائم کا مقابلہ کیا جاسکے"۔

4.5۔ تجارت کی ضابطہ سازی اور تجارت کے معیارات میں بہتری

ATT کی کوشش ہے کہ ایک عالمی معیار تشکیل دیا جائے اور یہ یقینی بنایا جائے کہ اسلحے کی تمام منتقلی خطرات کے تجزیے کے یکساں پیمانوں پر ہو۔ بین الاقوامی تجارت کے معیارات کی تشکیل اور ان پر عمل درآمد کا لائحہ عمل تیار کرنے میں ATT اسلحے کی تجارت میں ایک موزوں اور ہموار میدان فراہم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

صنعت سے تعلق رکھنے والے ارکان نے اس خاص وجہ سے ATT کی تائید ظاہر کی ہے۔ وہ اسے ایک ایسے ذریعے کے طور پر دیکھ رہے ہیں جس سے نئے اور ابھرتے ہوئے اسلحہ ساز اور برآمد کنندہ ملکوں پر بھی وہی معیارات لاگو ہوں گے جو بہت سے موجودہ اور طویل مدت سے اس برآمد سے منسلک ممالک کے لیے ہیں۔

کمپنیوں میں اپنی عوامی ساکھ کا احساس روز بروز بڑھ رہا ہے اور سودے کرتے ہوئے ان کے نقطہ نظر میں اب انسانی تحفظ کی مرکزیت بڑھتی جا رہی ہے؛ ATT اس میں اضافے کا موقع مہیا کرتا ہے۔

4.6۔ دیگر دستاویزات کے ساتھ ہم آہنگی

ATT اسلحے کی ضابطہ سازی کی دیگر علاقائی اور بین الاقوامی دستاویزات کی تائید اور تکمیل کرتا ہے، جیسا کہ اقوام متحدہ کا چھوٹے ہتھیاروں پر اقدام کا پروگرام اور آتشیں اسلحے کا ضابطہ ہے۔

5۔ ممالک کو اس معاہدے میں شمولیت کے ضمن میں کن مسائل کا سامنا ہے؟

معاہدے کی ہمہ گیریت کے ضمن میں ذیل میں ان مسائل کی ایک نامکمل فہرست دی گئی ہے جن کا تعین معاہدے کی ہمہ گیریت کے فعال گروہ (WGTU) کے شریک چیئرمینوں کی طرف سے کیا گیا ہے اور جو ضمیمے کے طور پر CSP4 کے تمہیدی اجلاسوں کے لائحہ عمل میں شامل کیے گئے ہیں (ملاحظہ کیجیے Annex A, ATT/CSP4.WGTU/2018/CHAIR/249/M1.WorkPlan):

1۔ معاہدے کی توثیق کے لیے سیاسی آگاہی پیدا کرنا۔

2۔ ATT کو حکومت اور پارلیمان کی ترجیحی فہرستوں میں شامل کرانا۔

3۔ ATT کی تفہیم حاصل کرنا، یا اس سے متعلق شکوک و شبہات رفع کرنا۔

- 3.1۔ معاہدے کے مقاصد اور اہداف کے بارے میں غلط فہمیاں
- 3.2۔ شکوک و شبہات، خاص کر متعلقہ وزارتوں کی طرف سے

4۔ اندرون ملک حالات، سیاسی ہوں یا سلامتی سے متعلق۔

4.1- عام انتخابات

4.2- اسلحے کی پالیسی پر اثر انداز طبقات

4.3- تنازعات، وغیرہ

5- علاقائی سلامتی کی صورت حال

6- اندرون ملک توثیق کی کارروائی کی رفتار میں اضافہ کرنا۔

6.1- اندرون ملک موجودہ نظام / قوانین ایسے ہیں جن میں معاہدے کے مضمرات کا تجزیہ کرنے میں حکومت کو کافی وقت لگ جاتا ہے۔

6.2- اندرون ملک ضروری قوانین کی تیاری میں بھی وقت لگتا ہے۔

6.3- مختلف وزارتوں کے درمیان یا حکومت اور پارلیمان کے درمیان اچھی رابطہ کاری ضروری ہے۔

6.4- سرکاری افسران کے تبادلے بھی مفید نہیں ہیں۔

7- صلاحیت میں اضافہ

7.1- افرادی قوت یا مہارت (معاہدے کے نفاذ کے لیے)

7.2- مالی وسائل (مالی ذمہ داریوں کی تکمیل کے لیے)

8- رپورٹ بھیجنے کی ذمہ داریاں

8.1- شفافیت کے اقدامات میں عمومی ہچکچاہٹ۔ رپورٹ بہت تفصیل طلب ہے۔

8.2- رپورٹ میں ظاہر کیے جانے والے معاملات قومی سلامتی کے ضمن میں حساس ہیں۔

8.3- رپورٹ تیار کرنے کی مشقت۔

9- یہ انتظار کرنا کہ پہلے دیگر ممالک توثیق کریں (ہمسایہ ممالک، بڑے برآمد یا درآمد کنندہ ممالک، وغیرہ)

10- ATT پر، بشمول اس کے متن کے، گفت و شنید کے نتائج پر آرا کے اختلاف کو رفع کرنا۔

10.1- معاہدے کی منظوری ووٹ کے ذریعے لینا۔

10.2- معاہدے میں مخصوص پابندیوں کی موجودگی یا غیر موجودگی۔

6- تواتر سے پوچھے جانے والے سوالات

6.1- یہ معاہدہ عالمی سطح پر اسلحے کی تجارت میں کیا تبدیلی لا رہا ہے؟

فریق ممالک اسلحے کی منتقلی سے متعلق اپنے عوامی بیانات میں ATT کا حوالہ زیادہ سے زیادہ دینے لگے ہیں۔ اسی طرح، سماجی حلقے اور ذرائع ابلاغ فریق ممالک کو اور زیادہ یاددہانی کرانے لگے ہیں کہ اسلحے کی منتقلی کے فیصلوں میں ATT کی شرائط کو پیش نظر رکھا جائے۔ جہاں کہیں یہ بحث ہوتی ہے کہ اسلحے کی کوئی خاص منتقلی 'ذمہ دارانہ' ہے یا نہیں، تو ATT اس گفتگو کا لازمی حصہ بلکہ درحقیقت ایک پیمانہ قرار دیا جانے لگا ہے۔ اگرچہ ATT کے کُلی، عملی اثرات کے بارے ابھی سے کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا، تاہم اس امر کی واضح شہادت موجود ہے کہ بعض فریق ممالک ATT کے پیمانوں کی بنیاد پر اسلحے کی بعض برآمدات کو روک رہے ہیں، اور دیگر کو بھی ایسا کرنے کے لیے شدید سیاسی دباؤ کا سامنا ہے۔

6.2- ان ممالک کی صورت حال کیا ہے جو تاحال معاہدے میں فریق نہیں بنے؟

ATT نسبتاً ایک نیا معاہدہ ہے۔اس کے باوجود اس کے نافذ العمل ہونے کے چار (04) ہی سال کے اندر، ATT کے فریق ممالک کی تعداد 100 سے زائد ہو چکی ہے، اور ترک اسلحہ کی دستاویزات میں سے یہ منظوری / شرکت کے اعتبار سے تیز ترین شرح رکھنے والی دستاویزات میں سے ایک ہے۔

متعدد ممالک نے معاہدے پر دستخط کیے ہیں، جس سے معاہدے میں ان کی شمولیت کا عندیہ ملتا ہے اور وہ اچھی نیت کے ساتھ خود ایسے اقدامات سے گریز کر رہے ہیں جو اس معاہدے کے مقاصد و اہداف کے منافی ہوں (Arts.10 and 18, Vienna Convention on the Law of Treaties 1969)۔

متعدد دیگر ممالک نے جو تاحال معاہدے میں شریک نہیں ہوئے، اس کے فریق ممالک کی صف میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا ہے اور معاہدے میں شمولیت کے عمل میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ دسمبر 2014 میں معاہدے کے نافذ العمل ہونے کے بعد اب اس پر دستخط کرنا ناگزیر ہو گیا ہے۔

جیسے ہی یہ معاہدہ مزید رفتار حاصل کرے گا اور ممالک کی ایک قابل لحاظ تعداد اس کے فریق ممالک میں شامل ہو جائے گی اور معاہدے کی شرائط کو نافذ کر دے گی، تو ایسے ممالک جو معاہدے کا حصہ نہیں بھی ہوں گے، دباؤ محسوس کریں گے کہ اسلحے کی 'ذمہ دارانہ' منتقلی کے عالمی معیارات قائم کرنے کے لیے اس معاہدے کے اصولوں کی پابندی کریں۔

6.3۔ اس معاہدے کا دائرہ عمل کیا ہے؟

ATT خاص طرح کے اسلحے کی خاص طرح کی منتقلی کو ضابطے میں لاتا ہے۔

6.3.1۔ ATT کے تحت کس قسم کے ہتھیار آتے ہیں؟

ATT درج ذیل قسم کے روایتی ہتھیاروں کی بین الاقوامی تجارت کو ضابطے میں لاتا ہے (ملاحظہ ہو شق (1)2):

1) جنگی ٹینک؛
2) جنگی گاڑیاں؛
3) بھاری توپ خانہ
4) جنگی جہاز
5) حملہ آور ہیلی کاپٹر
6) جنگی بحری بیڑے
7) میزائل اور میزائل لانچر
8) چھوٹا اسلحہ اور ہلکے ہتھیار

ATT کا اطلاق اس گولا بارود اور دیگر جنگی سازوسامان کی برآمد پر بھی ہوتا ہے جو درج بالا فہرست میں دیے گئے اسلحے کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے پرزے یا اجزا کی برآمد پر بھی اس کا اطلاق ہو گا جن کی برآمد اس حالت میں کی جائے کہ بعد ازاں انھیں جوڑ کر درج بالا روایتی ہتھیار تیار کیے جا سکیں (ملاحظہ کیجیے شق نمبر 3 اور 4)۔

6.3.2۔ ATT کے تحت کس قسم منتقلی آتی ہے؟

ATT درج ذیل قسم کی نقل و حمل کو ضابطے میں لاتا ہے (ملاحظہ ہو شق (2)2):

- برآمد؛
- درآمد؛

- راہداری اور نقل بار برداری؛
- کمیشن پر فروخت۔

اس معاہدے کا اطلاق روایتی اسلحے کی کسی ایسی بین الاقوامی نقل و حرکت پر نہیں ہو تا جو کوئی فریق ملک خود یا اپنی طرف سے کسی اور کے ذریعے اپنے استعمال کے لیے کرے جس میں روایتی اسلحہ فریق ملک کی ملکیت میں رہے (ملاحظہ کیجیے شق نمبر (3)2)۔

علاوہ ازیں، ATT تسلیم کرتا ہے "کہ اپنے دفاع کا حق استعمال کرتے ہوئے اور قیامِ امن کے اقدامات کے لیے روایتی ہتھیاروں کا حصول تمام ممالک کا قانونی حق ہے" (پیراگراف 7، ATT کے اصول)۔

6.4۔ ہم یہ یقین دہانی کیسے حاصل کر سکتے ہیں کہ معاہدے کے شریک ممالک معاہدے کی پاسداری کریں؟

ATT کے تحت رپورٹیں بھیجنے کے تقاضے اس ضمن میں مددگار ہیں کہ فریق ممالک کی طرف سے معاہدے کی پاسداری کا کھوج لگایا جا سکے۔ ہر فریق ملک کو معاہدے کا فریق بننے کے پہلے سال میں معاہدے کے نفاذ کی کوششوں پر ایک ابتدائی رپورٹ پیش کرنا ہوتی ہے اور اس ابتدائی رپورٹ میں وقتی طور پر تازہ صورت حال شامل کی جاتی ہے جب نفاذ کے ضمن میں کسی طرح کے نئے اقدامات عمل میں لائے جائیں۔

علاوہ ازیں، ATT کا سیکریٹریٹ فریق ممالک کی طرف سے معاہدے کے مخصوص تقاضوں پر عمل درآمد کا ایک ریکارڈ مرتب کرتا ہے جس میں مالی معاونات کی ادائیگی، قومی ضابطوں کی فہرستوں کے بارے میں معلومات کی فراہمی (شق نمبر 5)؛ قومی مجاز ادارے (شق نمبر 5)؛ قومی سطح پر رابطے کے نکات (شق نمبر 5)؛ اور ابتدائی اور سالانہ رپورٹوں کی فراہمی (شق 13) شامل ہیں۔ یہ معلومات ATT کی ویب سائٹ پر دستیاب کی جاتی ہیں، تاہم ان میں بعض صرف فریق ممالک کے لیے ہی دستیاب ہوتی ہیں۔

سماجی حلقے بھی فریق ممالک کی طرف سے معاہدے کی پاسداری اور نفاذ کی نگرانی میں ایک کردار ادا کرتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ بھی فریق ممالک کے اسلحے کی منتقلی کے فیصلوں کو ATT کے تقاضوں کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ معرضِ سوال میں لا رہے ہیں۔

ATT میں کوئی جائزے کا کوئی باقاعدہ رسمی نظام نہیں ہے جس سے ہر ملک کی کارکردگی کی نگرانی کی جا سکے اور اس پر عمل درآمد کو فروغ دیا جا سکے (جیسا کہ باہمی جائزہ، ماہرین کا جائزہ، یا کوئی نگران ادارہ)۔

6.5۔ کیا یہ معاہدہ فریق ممالک کو ہتھیاروں کی درآمد سے روکتا ہے؟

ATT کی شق نمبر 6 روایتی ہتھیاروں، گولا بارود/ جنگی سازوسامان اور پرزوں اور اجزا کی منتقلی (بشمول درآمد) کو روکتی ہے، اگر یہ منتقلی مخصوص بین الاقوامی قوانین سے انحراف کرتی ہو، یا فریق ملک کو اس امر کا علم ہو کہ منتقلی کے بعد یہ ہتھیار قتلِ عام، انسانیت کے خلاف جرائم یا جنگی جرائم میں استعمال ہوں گے۔ لہٰذا معاہدہ فریق ممالک کو مخصوص حالات میں اسلحے کی درآمد سے روکتا (یا منع کرتا) ہے (اور یہ کسی فریق ملک کو ایسے ہی حالات میں کسی دوسرے ملک کو برآمد کرنے سے بھی روکتا یا منع کرتا ہے)۔

اگر روایتی ہتھیاروں، گولا بارود یا پرزوں اور اجزا کی کوئی مجوزہ درآمد/ منتقلی شق نمبر 6 کے تحت ممنوع قرار نہیں پاتی، تو اگر برآمد کرنے والا ملک ATT کا فریق ملک ہے، تو اس کے ضروری ہے کہ وہ شق نمبر 7 کے تحت اس خدشے کا مزید تجزیہ کرے کہ کیا یہ ہتھیار یا اشیا "استعمال ہو سکتی ہیں یا سہولت فراہم کر سکتی ہیں کسی ایسے عمل میں" جو بین الاقوامی انسانی قوانین سے یا بین الاقوامی انسانی حقوق سے شدید انحراف پر مبنی ہو؛ یا کسی ایسے عمل میں جو دہشت گردی سے متعلق بین الاقوامی معاہدات یا قوانین کی خلاف ورزی میں ہو جن میں برآمد کرنے والا ملک فریق ہے؛ یا کسی ایسے عمل میں جو بین الاقوامی منظم جرائم سے متعلق بین الاقوامی معاہدات یا قوانین کی خلاف ورزی میں ہو جن میں برآمد کرنے والا ملک فریق ہے۔ اگر برآمد کرنے والا ملک یہ سمجھتا ہے کہ کوئی ایسا منفی نتیجہ نکلنے کا 'شدید خدشہ' ہے جو شق (1)7 میں دیے گئے ہیں، تو اس پر لازم ہے کہ ایسی برآمد کی اجازت نہ دے اور درآمد کرنے والا ملک طلب کیا گیا اسلحہ یا اشیا درآمد نہیں کر سکے گا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ درآمد کرنے والا ملک ATT کا فریق ملک ہے یا نہیں۔ برآمد کرنے والے ملک کے لیے، ATT کے فریق ملک کی حیثیت سے، ضروری ہے کہ برآمد سے انکار کر دے اگر برآمد کے تجزیے سے 'شدید خدشے' کا

تعین ہوتا ہے، قطع نظر اس سے کہ درآمد کرنے والا یا اس اسلحے کو بالآخر استعمال کرنے والا کون ہے۔

مختصراً ATT کسی ملک کی روایتی ہتھیاروں کی درآمد کی صلاحیت پر اثرانداز ہو سکتا ہے اگر یہ طے ہو جائے کہ یہ اسلحہ درآمد کرنے والے ملک سے یا کسی اور استعمال کنندہ سے کسی خاص طرح سے استعمال ہو گا یا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کا زیادہ تعلق اس بات سے ہے کہ کیا برآمد کرنے والا ملک ATT کا فریق ملک ہے اور اسے شق نمبر 6 اور 7 کی شرائط کو لاگو کرنا ہے بجائے اس کے کہ درآمد کرنے والا ملک معاہدے کا رکن ملک ہے۔

6.6۔ سماجی تنظیمیں اس معاہدے کے نفاذ میں کیا کردار ادا کر سکتی ہیں؟

سماجی حلقے ATT کی ہمہ گیریت اور نفاذ میں سرگرمی سے مصروف ہیں۔ سماجی تنظیمیں ہمہ گیریت کی حمایت میں ملکی اور علاقائی سطح پر بامقصد سرگرمیوں کو استحکام کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہیں، اس مقصد کے ساتھ کہ اس کی بامقصد حمایت اور معلومات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ معاہدے کو سیاسی ترجیح میں شامل کرنے کے لیے عوامی دباؤ پیدا کیا جا سکے۔ سماجی حلقوں کی سرگرمیوں میں درج ذیل شامل ہیں:

- ایسی حکومتوں کو تکنیکی مہارت اور مشورہ فراہم کرنا جو معاہدے کی منظوری کی جستجو میں ہیں، بشمول تحقیقی مواد، رہنما کتابچے، ٹول کٹ، مہم سازی کا سامان جس کی مدد سے معاہدے پر دستخط اور اس کی منظوری کی تائید کی جا سکے۔
- ہتھیاروں کی ضابطہ بندی سے متعلق مخصوص موضوعات پر پالیسی سازی پر مواد تیار کرنا، جیسا کہ دہشت گردی کے لیے اسلحے کے منتقلی کو کم کرنا، اور دیگر دستاویزات کے ساتھ اس کے روابط تلاش کرنا۔
- علاقائی سطح پر متعلقہ افسران، ماہرین اور این جی اوز کی کانفرنسیں اور سیمینار منعقد کرانا اور ان کی معاونت کرنا جن میں معاہدے کے مؤثر نفاذ کے لیے تکنیکی معاونت اور حمایت کو پیشِ نظر رکھا جائے۔
- ایسے محققین اور ماہرین مضمون میں باہمی رابطہ استوار کرنا جو معاہدے کے قانونی اور اس کے نفاذ کے اقدامات میں معاونت کر سکیں۔
- آگاہی بڑھانے والی سرگرمیوں کی حمایت کرنا تاکہ عوام کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ قومی تائید اور مؤثر نفاذ کی آواز اٹھانے میں سرگرمی سے حصہ لیں۔
- معاہدے کے نفاذ اور اس کے تقاضوں کی پاسداری کے سلسلے میں فریق ممالک کی نگرانی کرنا۔

***